وقت

اللہ تعالیٰ وقت کا خالق ہے۔ زمانے اور تاریخ کے سارے اُلٹ پھیر اور اس کی حدود میں واقعات اور حالات کی ظہور پذیری کا سلسلہ منشائے الٰہی سے ممکن ہے۔ اس کی اپنی ذات، وقت کے نظام اور اس کی خصوصیات سے مبرا ہے۔ وہ وقت کے آغاز سے پہلے موجود تھا، اور وقت کی مختلف نوعیت کی حالتوں کے اختتام کے بعد بھی موجود رہے گا۔ وقت اور مادہ دونوں ایک ہی نوعیت کی خصوصیات والی اشیا ہیں۔ وقت گزرنے کی مثال برف پگھلنے سے دی جاتی ہے۔ دونوں کو ہی بقا نہیں۔

وقت کی پیمائش مختلف حوالوں سے کی جاتی ہے۔ ان سب کا احاطہ کرنے سے وقت کا تصور واضح ہو جاتا ہے۔

عمر	:	انسانی زندگی کو ناپا جاتا ہے، پیدائش کے بعد مخصوص وقت کا عرصہ۔
مہ و سال	:	دنیا کی عمر کو ناپا جاتا ہے، تخلیق کے بعد گزرنے والے وقت کا عرصہ۔
زمانہ	:	حالات کی منفرد خصوصیات کی بنیاد پر وقت کی میعاد قائم کی جاتی ہے، جدید و قدیم، قبل مسیح و بعد مسیح، ہجری و قبل ہجری، سائنسی و زرعی دور وغیرہ کے عنوانات سے زمانے کی تقسیم۔
موسم	:	سال کے دوران درجہ حرارت کی دیرپا تبدیلی اور زمین کی گردش کی بنیاد پر تقسیم، ہر موسم میں زمین میں جو نمایاں تبدیلیاں آتی ہیں ان کی پہچان۔
گھڑی کا وقت	:	قدرت نے درختوں میں، پہاڑ کی پرتوں میں، زمین کی تہوں میں، برفانی تودوں کی سرنگوں میں گھڑی کا سائنسی نظام نصب کیا ہے جو نہ صرف وقت بلکہ جو کچھ بیت چکا ہے اس کا ریکارڈ محفوظ رکھنے کے قابل ہے۔ انسانی گھڑی وقت کے بہاؤ کے ساتھ چلتی ہے اور اس کے گزرنے کا پتا دیتی ہے، ریکارڈ نہیں رکھتی۔ لمحات کی پیمائش گھڑی اور کیلنڈر سے ممکن ہے۔
مرضی کا وقت	:	اپنی مرضی سے کسی لمحے کو نقطۂ آغاز بنا کر وقت کی پیمائش۔
حالات و واقعات	:	مختلف بڑے ایام، مثلاً عید و رمضان اور حج، مختلف حادثات و واقعات، کائنات میں ظہور پذیر تبدیلیوں کے حوالے سے وقت کی پیمائش۔
تاریخ	:	انسانی زندگی کی انفرادی و اجتماعی سرگرمیوں کی روداد کے ذریعے سے وقت کی تعبیر اور اس کی مختلف حدود کا تعین۔
آخرت	:	دنیاوی وقت کے اختتام کے بعد نئے سلسلۂ وقت کا آغاز جو ہمیشہ جاری رہے گا۔